101912 ـ خاوند گالی گلوچ کرتا اور بہتان لگاتا اور قتل کی دھکی دیتا ہے کیا طلاق کا مطالبہ شرعی ہوگا ؟

سوال

میں اپنے خاوند سے كئى ايك اسباب كى بنا پر طلاق حاصل كرنا چاہتى ہوں اسباب درج ذيل ہيں:

1 ـ كئى ماہ قبل ميرى چھ ماہ كى بيٹى گاڑى كے حادثہ ميں فوت ہوگئى حادثہ كے وقت وہ ميرے ساتھ تھى جس كى بنا پر وہ مجھ پر اسے قتل كرنے كى تہمت لگاتا ہے.

2 ـ مجھے ايسى گالياں نكالتا ہے جو كوئى بھى بيوى اپنے خاوند سے سننے پر راضى نہيں ہوتى.

3 ـ وہ مجھ پر تہمت لگاتا ہے كہ ميرے اپنے بہنوئى كے ساتھ ناجائز تعلقات ہيں! يہ علم ميں رہے كہ ميرا بہنوئى لندن ميں ہے اور ميں مصر ميں ہوں.

4 ـ ہر جگہ گرى ہوئى كلام كے ساتھ ميرى مذمت كرتا رہتا ہے.

5 ـ ميں نے اتنا كچھ برداشت كيا ہے جو كوئى انسان برداشت نہيں كرتا، وہ مجھ سے بيس برس بڑا ہے، ميں بڑا شخص اس ليے تلاش كرتى تھى كہ وہ عقلمند ہوگا، ليكن شادى كے بعد مجھے علم ہوا كہ يہ تو نفسياتى مريض ہے.

ميں اس كے ساتھ رہى حتى كہ اس كا نفسياتى مرض ختم ہو گيا، اور اب پھر وہ نفسياتى مريض بن گيا ہے اور مجھے اس ليے قتل كرنا چاہتا ہے كہ اس كے خيال ميں بيٹى كو ميں نے قتل كيا ہے.

ميرى ايك اور بھى بيٹى ہے اور بچہ بھى ہے وہ فوت شدہ بچى كے بدلہ ميں ان كى موت كى تمنا ركھتا ہے؛ كيونكہ وہ صرف اس بيٹى سے ہى محبت كرتا تھا، ميرا سوال يہ ہے كہ:

كيا مجھے اس حالت ميں طلاق لينے كا حق حاصل ہے يہ علم ميں رہے كہ وہ مجھے طلاق نہيں دينا چاہتا بلكہ مجھے قتل كرنا چاہتا ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

ہمارى اللہ تعالى سے دعا ہے كہ آپ كو بيٹى كى وفات پر اجروثواب سے نوازے، اور اسے روز قيامت اپنے گھر والوں كے ليے شفاعت كا باعث بنائے، اور آپ كو اس خاوند كا بھى اجر عظيم دے جس نے وہ كچھ كہا اور كيا جس كى بنا پر آپ كوغم و پريشانى ہوئى.

يہ علم ميں ركھيں كہ دنيا تو امتحان و آزمائش كى جگہ ہے اور مسلمان شخص كو اس دنيا ميں غم و پريشانى اور بيمارى آتى ہے تو اسے چاہيے كہ وہ اس ميں اجروثواب كے حصول كى كاميابى ضرورى حاصل كرے، اس ليے آپ

کو جو کچھ پہنچا ہے اس میں اپنے پروردگار اللہ عزوجل سے اجروثواب کی نی ترکھیں اور اللہ سے صبر و تحمل کی دعا کریں، اور اپنے دین پر ثابت قدمی طلب کریں.

رہا مسئلہ طلاق طلب کرنا تواس کے متعلق گزارش ہے كہ:

آپ کے خاوند کی جانب سے کچھ ایسی اشیاء اور اعمال صادر ہوئے ہیں جن کی بنا پر طلاق طلب کرنا مباح ہو جاتی ہے تو پھر جب یہ اسباب سب جمع ہو جائیں تو کیسے ؟!

تہمت و بہتان کبیرہ گناہوں میں شمار ہوتا ہے، اور کسی کے لیے بھی بہتان لگانا حلال نہیں، اور پھر سب و شتم اور قتل کی دھمکی یہ ایسے امور ہیں جو کسی دور والے اور اجنبی شخص سے کوئی آدمی برداشت نہیں کرتا.

لیکن اگر یہ سب کچھ شریك حیاۃ خاوند سے صادر ہوں تو کیا حال ہوگا، جس کے ساتھ وہ ایك ہی گھر میں رہتی ہو؟!

بلاشك و شبہ طلاق طلب کرنے والی اس عورت کو حدیث میں وارد شدہ وعید شامل نہیں ہوتی:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" جس عورت نے بھی بغیر کسی تنگی اور حاجت کے طلاق کا مطالبہ کیا اس پر جنت کی خوشبو حرام ہے "

سنن ترمذی حدیث نمبر (1187) سنن ابو داود حدیث نمبر (2226) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ترمذی میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" خاوند سے طلاق کا مطالبہ کرنے والی عورت کے لیے وعید والی جتنی بھی احادیث وارد ہیں وہ سب اس پر محمول ہیں کہ اگر طلاق مباح کرنے والا کوئی سبب نہ ہو تو طلاق کا مطالبہ کیا جائے "

دیکھیں: فتح الباری (9 / 402).

اور مبارکپوری رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" یعنی ایسی تنگی اور سختی کے بغیر جس کی بنا پر علیحدگی طلب کرنے پر مجبور ہونا پڑے.

دیکھیں: تحفۃ الاحوذی (4 / 410).

اور الموسوعة الفقهية ميں درج ہے:

" جب ازدواجی تعلقات ختم كرنے كا كوئی سبب پايا جائے تو بيوى اس كے مطالبہ كا حق ركھتی ہے، مثلا خاوند بيوى كو نان و نفقہ ميں تنگ كرتا ہو، اور خاوند غائب ہو، اور اس كے علاوہ دوسرے اسباب جن كى وسعت و تنگى ميں فقہاء كا اختلاف ہے.

ليكن يہ عورت كى تعبير كے مطابق نہيں بلكہ قاضى كے فيصلہ كے مطابق ہونگے، مگر يہ كہ خاوند بيوى كو طلاق كا حق سپرد كر دے تو اس حالت ميں وہ اپنے قول كے ساتھ اس كى مالك بن جائيگى.

جب خاوند اور بيوى عليحدہ ہونے پر متفق ہو جائيں تو يہ جائز ہے، اور يہ فيصلہ كى ضرورت كے بغير ہى پورا ہو جائيگا، اور اسى طرح قاضى كو بھى حق حاصل ہے كہ جب عليحدگى كے اسباب پيدا ہو جائيں تو اللہ كے حق كى حمايت كرتے ہوئے وہ ان ميں عليحدگى كرائيگا، مثلا:

اللہ محفوظ ركھے اگر خاوند يا بيوى ميں سے كوئى مرتد ہو جائے، يا پھر اگر وہ مجوسى تھے تو كوئى ايك مسلمان ہو جائے، اور دوسرا اسلام قبول نہ كرے.

مگر اس سب كو طلاق كا نام نہيں ديا جائيگا، صرف پہلے كو طلاق كہا جائيگا جو كہ خاوند كى عبارت اور خاص اس كے ارادہ سے ہوگى، اس كى دليل كہ طلاق خاص خاوند كا حق ہے يہ حديث ہے:

نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے:

" طلاق تو اس كا حق ہے جس نے پنڈلى پكڑى "

اسے ابن ماجہ (2072) نے روايت كيا ہے اور علامہ البانى رحمہ اللہ نے صحيح ابن ماجہ ميں حسن قرار ديا ہے " انتہى

ديكھيں: الموسوعة الفقهية (29 / 11).

خلاصہ يہ ہوا كہ:

خاوند كو اپنے بارہ ميں اللہ كا تقوى اختيار كرتے ہوئے اپنى زبان كو حرام ميں استعمال كرنے سے روكنا چاہيے، اور اس كے گھر والوں اور حكمران ميں سے جو كوئى بھى اسے اس سے روك سكتا ہے اسے منع كرنے ميں آگے بڑھنا چاہيے.

اگر بیوی چاہے تو وہ خاوند کی جانب سے اذیت و تکلیف کو برداشت کرے، اور اگر چاہے تو وہ طلاق طلب کر سکتی ہے اگر خاوند کے ساتھ اس کا طلاق پر سمجھوتہ ہو جائے تو ٹھیك وگرنہ وہ اپنا مقدمہ عدالت میں شرعی قاضی کے سامنے پیش کرے تا کہ اگر ضرر و نقصان ثابت ہو جائے تو قاضی خاوند کو طلاق دینا لازم کرے.

واللہ اعلم .